REGD NO L 5254 · 254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم · رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء · عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل
لاہور
یوم یک شنبہ · فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۳ · ۱۹ امان ۱۳۲۸ ہش · مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۴۹ء · نمبر ۶۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ مارچ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج حضور نماز جمعہ کے لئے مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے ربوہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کا ذکر فرمایا۔ اور اس موقعہ پر نئے مرکز میں اجتماعی دعائیں کرنے کا جو موقع ملے گا۔ اسکی اہمیت بیان فرمائی۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی صحت کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں۔

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم نواب صاحب کو رات نیند خدا کے فضل سے اچھی آگئی۔ اور آج دن بھر طبیعت بھی نسبتاً بہتر رہی۔ بخار قدرے کم رہا۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ محترم نواب صاحب کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اور حتی الامکان اپنی اپنی جگہوں پر اجتماعی دعاؤں کا بھی انتظام فرمادیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

کشمیر کی فوجی صورت حالات کا جائزہ

دہلی میں کشمیر کمیشن کی سرگرمیاں

نئی دہلی ۱۸ مارچ کشمیر کمیشن کے فوجی مشیر لیفٹیننٹ جنرل ڈیلوائے نے آج کشمیر کمیشن کو سرحدوں کے دونوں اطراف کی فوجی صورت حالات سے آگاہ کیا۔ آپ نے فوجی مبصروں کی تفصیلی اطلاعات کی روشنی میں بتایا۔ کہ دونوں طرف کوئی خاص واردات نہیں ہوئی۔ فریقین کے چھوٹے چھوٹے اختلافات دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سرحدوں کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے عنقریب جنرل ڈیلوائے راولپنڈی آئینگے۔ اور پاکستان کے کمانڈر انچیف سر ڈوگلس گریسی سے ملاقات کریں گے۔

بلجیم سے دو فوجی مبصر دہلی پہنچ گئے ہیں۔ وہ جمعرات کو راولپنڈی روانہ ہوجائیں گے۔ اب کشمیر کے دونوں حصوں میں ۲۷ فوجی مبصر کام کر رہے ہیں۔ کمیشن کی مقرر کردہ جو سب کمیٹی آزاد کشمیر کا جائزہ لے رہی ہے۔ آج اس نے راولپنڈی میں چودھری غلام عباس سے ملاقات کی۔

مانڈلے پر سرکاری طیاروں کی بمباری

رنگون ۱۸ مارچ۔ حکومت برما نے سرکاری طور پر تسلیم کرلیا ہے۔ کہ مانڈلے کا مشہور شہر اس وقت باغیوں کے قبضے میں ہے۔ سرکاری طیاروں نے کل اس شہر پر بمباری کی۔

حکومت برما ایک سیاسی جماعت سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ تاکہ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے اس کی پوزیشن مضبوط ہوسکے۔ اگر گفت و شنید کامیاب ہوگئی۔ تو غالباً موجودہ کابینہ میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں گی۔

کراچی ۱۸ مارچ گورنر جنرل پاکستان نے آج ایک مینا بازار کا افتتاح کیا۔ جسمیں غیر ملکی سفیروں کی بیگمات نے اپنے اپنے ملک کی خاص چیزوں کی دکانیں لگا رکھی تھیں۔

حکومت سرحد نے اسلامیہ کالج پشاور کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا

سرحد اسمبلی نے آٹھ سرکاری بل منظور کر لئے

پشاور ۱۸ مارچ سرحد اسمبلی نے آج آٹھ سرکاری بل منظور کر دئیے۔ ان میں سے ایک بل کے ذریعہ اسلامیہ کالج پشاور کا انتظام حکومت نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ ایک اور بل میں تمام خیراتی اداروں کو حکومت کی تحویل میں دے دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ریلیف آف اربن ٹیکس کا ذکر کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ اگر صوبے کے جاگیردار اپنی آمدنیوں کا پچاس فی صدی بطور ٹیکس کے دینے کے لئے تیار ہوں۔ تو میں ٹانگہ اور سائیکل ٹیکس کی تجویز واپس لے لوں گا اس پر نواب قطب الدین آف ٹانک نے اعلان کیا کہ وہ اپنی جاگیر کی پچاس فی صدی آمدنی بطور ٹیکس دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اسی نسبت سے وزراء بھی اپنی تنخواہوں میں کمی کردیں۔

سوالات کے وقت وزیر اعظم نے بتایا۔ کہ حکومت صرف پولیس اور سول سپلائی کے محکمہ میں چالیس لاکھ روپے کی کفایت کرچکی ہے۔ ۲ لاکھ اٹھ ہزار ایکڑ بنجر زمین زیر کاشت لائی جاچکی ہے۔ حکومت ۱۹ سیاسی قیدیوں کو رہا کرچکی ہے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خان مغربی پنجاب آرہے ہیں

کراچی ۱۸ مارچ۔ آج شام چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان مغربی پنجاب کے دورے کے لئے روانہ ہوگئے۔ چودھری صاحب راولپنڈی اور ایبٹ آباد بھی جائیں گے اور کشمیری مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ فرمائیں گے۔

صوبائی ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافہ ہوگا

لاہور ۱۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے ملازمین کی تنخواہوں کے نئے سکیل تیار کئے جارہے ہیں۔ اور عنقریب ان کا اعلان کردیا جائیگا۔ مختلف محکموں کے افسران انچارج سے کہا گیا تھا۔ کہ ۱۵ مارچ تک تنخواہوں کے بارے میں اپنی سفارشیں بھیجیں۔ بیشتر محکموں کی طرف سے مختلف ملازمین کے لئے قریب قریب اسی سکیل کی سفارش کی گئی ہے۔ جس کا اعلان مرکزی حکومت کی طرف سے پچھلے دنوں کیا گیا تھا۔ خیال ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے ملازمین کی تنخواہوں کے نئے گریڈوں کا اطلاق مرکزی حکومت کے ملازمین کے ساتھ ہی عمل میں آجائے گا۔ (پرائٹ)

ہانگ کانگ ۱۸ مارچ۔ کیمونسٹوں کے ریڈیو نے چین کے موجودہ صدر اور وزیر اعظم کو چیانگ کائی شیک کا پٹھو قرار دیا ہے

سندھ کا نیا دارالحکومت بنانے کے لئے کمیٹی کا تقرر

کراچی ۱۸ مارچ۔ سندھ اسمبلی نے آج ایک قرارداد منظور کی جس میں آٹھ اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ جو دو ماہ کے اندر سندھ کا دارالحکومت کراچی سے کسی اور مقام پر منتقل کرنے کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ وزیر اعظم سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ سندھ کا نیا دارالحکومت قائم کرنے کا مسئلہ بہت اہم اور ضروری ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ کمیٹی دو ماہ تک غور کرنے کے بعد اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اپنی سفارشات پیش کردے گی۔

نیا دارالحکومت مقرر کرنے کے سلسلہ میں قطعی فیصلہ سندھ اسمبلی ہی کرے گی۔ آپ نے کہا۔ جب تک مرکز ہماری موثر امداد نہ کرے۔ ہم نیا دارالحکومت تعمیر نہیں کر سکتے۔ آپ نے سکھر بند کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ سکھر بند کے بعض ستونوں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں پوری کوشش کرے گی۔ کہ بند کو نقصان نہ ہونے پائے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ گورنر جنرل سے سفارش کی گئی۔ کہ وہ سندھ چیف کورٹ کو ہائی کورٹ کا درجہ دے دیں۔

انڈونیشیا کے مسئلہ کا نیا حل

لیک سکسس ۱۸ مارچ۔ مجلس تحفظ میں ولندیزی آہستہ آہستہ مراعات دیتے جارہے ہیں۔ جوگجا کارتا میں جمہوری حکومت کے قیام میں ولندیزیوں کو آسانیاں دینے کی تجاویز زیر غور ہیں۔ یہ قدم ایک مفاہمتی اسکیم کی بنیاد پر اٹھایا جائے گا۔ جس کی رو سے دونوں فریقوں کی "لاج" رہ جائے گی۔

اسکیم یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر سوئیکارنو اور کابینہ کو دارالحکومت میں متعین کردیا جائے۔ اور اس کے نواحی علاقہ کو غیر مسلح کردیا جائے۔ ولندیزی فوجوں کو کچھ فاصلہ پر رکھا جائے گا۔ اور جمہوری فوجوں کو کہیں اور مجتمع کیا جائے گا۔

یہ کہا جارہا ہے۔ کہ اگر اس قسم کی تجویز پر عمل درآمد کیا گیا۔ تو اسکی وجہ اگر دیر پا نہیں۔ تو کم از کم عارضی امن کی گفت و شنید ہوسکے گی۔ (داشاد)

روس کا اقتصادی مشن پاکستان آئیگا

کراچی ۱۸ مارچ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر تک روس کا ایک اقتصادی وفد پاکستان آئیگا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

دولتِ مشترکہ کے تمام ممبران کیساتھ مساویانہ سلوک نہایت ضروری ہے

دولتِ مشترکہ میں پاکستان کا اہم کردار

دوگ برگ ۱۸ مارچ - کل رات انگلستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ نے ایک محفل استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ باشندگانِ کشمیر کا یہ جائز حق ہے کہ انہیں اپنے مستقبل کے متعلق آپ فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ ہمارا ابتداء ہی سے یہ مطالبہ رہا اور آج بھی ہم اس پر قائم ہیں کہ آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے کے ذریعے کشمیر کی قسمت کا فیصلہ کیا جائے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر رحمت اللہ نے کہا جب تک انگلستان پاکستان کے اس اہم کردار کو ملحوظ رکھے گا جو وہ ادا کر رہا ہے اور جب تک وہ دولتِ مشترکہ کے تمام ممالک کے ساتھ مساویانہ سلوک روا رکھیگا اس وقت تک ہی وہ ہماری دوستی کی توقع رکھ سکتا ہے۔ پاکستانی نہایت بلند حوصلوں کے مالک ہیں اور انہوں نے دنیا میں نہایت باعزت درجہ حاصل کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ (اسٹار)

برطانوی مصری مذاکرات

لنڈن ۱۸ مارچ - مصری وزارت مالیات کے انڈر سیکرٹری عبد الجلیل بے العمادی نے اسٹار کے نامہ نگار مقیم قاہرہ کو بتایا کہ لنڈن سے وصول شدہ حالیہ اطلاعات مظہر ہیں کہ برطانیہ برطانوی مصری مذاکرات کے سلسلے میں مصر کے نظریہ سے اتفاق کرنے پر تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذاکرات کے جلد ہی شروع ہونے کی توقع ہے اور دو تین ہفتوں میں ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ لنڈن میں مذاکرات کے اجراء کے متعلق برطانیہ کی کسی نئی تحریک کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ (اسٹار)

بقیہ لیڈر

اور دوسروں کا شکار ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہے قاضی صاحب اسی مردہ دنیا میں اسی اللہ تعالیٰ سے بے تعلق دنیا میں ایک اللہ کے بندے کی آواز سنیے کیا کہہ رہی ہے۔ اس پر غور فرمایئے۔ ایک آن نہیں۔ دو دن نہیں بلکہ مہینوں غور فرمایئے۔ خالی الذہن ہو کر غور فرمایئے۔ ممکن ہے تعلق باللہ کے رشتہ کا سرا آپ کے ہاتھ میں آ جائے جس کے فقدان کی آپ کو شکایت ہے۔ اب مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھیئے اور سوچیئے۔

"یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے بے وارث ہی گزر گئے۔ اور اب ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصہ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالےٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالےٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں۔ وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں۔ اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے۔ سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں۔ لطائف اور دقائق کلام ربانی کھل رہے ہیں۔ نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالےٰ نئے سرے سے جلوہ دکھا رہا ہے۔ جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے۔ اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے۔ اور جس میں ایک ذرہ حب اللہ اور رسول کریم کی ہے وہ اٹھے۔ اور آزمائے۔ اور خدا تعالےٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہو جائے۔ جس کی بنیادی اینٹ اس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔"

(برکات الدعاء از مسیح موعود علیہ السلام)

ترے منتظر ہیں زمیں کے کنارے

نکل پڑ دبا کر بغل میں سپارے ترے منتظر ہیں زمیں کے کنارے
محمدؐ کو قرآں جس نے دیا ہے وہی کر رہا ہے ہمیں بھی اشارے
سہینگے سہینگے جو دُکھ بھی ملے گا کرینگے نہ پر تجھ کو ناراض پیارے
تری راہ میں جس کا لُٹ جائے سب کچھ اسی کے تو ہو جاتے ہیں وارے نیارے
ذرا ناخدا دیکھ۔ کیا دیکھتا ہوں کنارے بھنور ہیں بھنور ہیں کنارے
ہے طوفاں، پا کشتئ نوح پر آ چٹانوں کے تنکے نہ دینگے سہارے
جو پہلے زمانوں میں بندوں سے بولا وہ بولیگا اب بھی اگر تو پکارے
وہی جو خدا ہے ہمارا تمہارا نبیڑیگا قضیئے ہمارے تمہارے
وہی بس سنواریگا تنویر اب بھی
مرے کام سب جس نے پہلے سنوارے

سائبیریا کے دس ڈویژن مغربی روس میں منتقل کر دئیے گئے

واشنگٹن ۱۸ مارچ - یہاں حال ہی میں موصول شدہ خفیہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ سائبیریا میں روس کے ۱۷ ڈویژن مقیم تھے۔ ان میں سے دس مغربی روس میں تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ اس تبادلہ کے احکام اوائل جنوری میں جاری کئے گئے تھے۔ ایک بیان کے مطابق یہ تبادلہ اندرونی حفاظت کی مضبوطی کے لئے کیا گیا ہے۔ دوسرا خیال یہ ہے کہ حالیہ تبدیلیوں کی وجہ سے جو روسی لیڈر برسرِ اقتدار آئے ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ انہیں مجوزہ نئے اقدامات کے لئے زیادہ فوجوں کی ضرورت ہوگی۔ امریکہ کے فوجی مبصرین کا بیان ہے کہ چین میں قوم پرست حکومت کی ناکامی اور چین کے اہم حصوں پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو جانے کی وجہ سے روس کا مشرقی بازو بالکل محفوظ ہو گیا ہے اس طرح ایشیائی روس میں جو کثیر فوج جمع کی ہوئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ دوسرے کاموں میں آنے کے لئے آزاد ہو گیا ہے

(اسٹار)

پولینڈ کے روسی علاقے میں مذہبی آزادی کا مکمل فقدان ہے

مسجدوں کی ویرانی اور مسلم عوام کی زبوں حالی کا دردناک نقشہ

لنڈن ۱۸ مارچ - پولینڈ کے ایک مشہور اور بااثر مسلمان "بیرسنز دسکی" نے اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا - پولینڈ میں مذہبی آزادی کا فقدان ہے - اب نہ وہاں مسجدیں ہیں اور نہ مسجدوں میں خدا کی عبادت کرنے والے۔ خدا کے نام لیواؤں کو پولینڈ سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا گیا ہے یا جو معدودے چند وہاں باقی ہیں وہ نہایت کسمپرسی کی حالت میں اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔

بیرسنز دسکی" جو پولینڈ کے مسلمانوں کے مذہبی رہنما اور لیڈر ہیں آجکل انگلستان میں جلاوطنی کے دن گذار رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے بتایا۔ اس وقت پولینڈ میں صرف دو مسجدیں ہیں۔ حالانکہ زمانہ جنگ سے قبل وہاں سترہ مسجدیں تھیں۔ یہ دو مسجدیں بھی ویران پڑی ہیں اور جلد ہی بند ہو جائیں گی۔ چونکہ نئی حکومت کی مخالفت کی وجہ سے ان میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

پولینڈ کا ایک نقشہ دکھاتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ مسلمان زیادہ تر شمال مشرقی علاقے میں آباد تھے جو اب روس کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ ۱۹۳۹ء میں مسلمانوں کی تعداد ساڑھے بارہ ہزار تھی۔ اب بمشکل ایک تہائی مسلمان وہاں ہوں گے۔ باقی تہائی میں سے کچھ تو مغربی علاقوں میں بھاگ آئے اور باقی جو تعداد میں بہت زیادہ ہیں روسی انتظام کے ماتحت سائبیریا میں پہنچا دیا گیا ہے اور ان سے جبری مزدوری کے کیمپوں میں حد درجہ مشقت کا کام لیا جاتا ہے اور انہیں طرح طرح کے مصائب کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کے متعلق عرب لیگ کی رپورٹ

قاہرہ ۱۸ مارچ - عرب لیگ سیکرٹریٹ کی درخواست پر پناہ گزینوں کی امداد کے محکمہ کے رئیس اور پناہ گزینوں کی مجلس اعلےٰ کے ممبر ڈاکٹر عبد الحمید الباما نے پناہ گزینوں کی صورت حال پر ایک طویل رپورٹ تیار کی ہے - جسے بیروت کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔ اس مسئلہ کا جائزہ لیتے ہوئے ص ۳ اور مختلف ملکوں میں پناہ گزینوں کی تعداد بتاتے ہوئے رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پناہ گزینوں میں جسمانی اور اخلاقی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں جنہیں عجلت کیساتھ آبادکاری ہی دور کر سکتی ہے - اگر ان کو جلد آباد نہ کیا گیا تو پناہ گزین بیماری، وبا اور معاندانہ پروپیگنڈہ کی آماجگاہ بن جائیں گے۔ (اسٹار)

روزنامہ الفضل

۱۹ مارچ ۱۹۴۹ء

تعلق باللہ

جناب قاضی زاہد الحسینی صاحب شمس آباد کے بعض مخالفانہ مقالات کے متعلق ہم نے "الفضل" کی گذشتہ اشاعتوں میں تبصرے کئے ہیں۔ اور ان کے بعض نتائج کی غلطیاں ان پر ظاہر کی تھیں آج ہم ان کے ایک اور مقالہ "مسلمانوں کے عروج کا ذریعہ" کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مقالہ قابل تعریف ہے۔ آپ نے اس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اسکے اسباب اس طرح بیان فرمائے ہیں۔

"آج دنیا کی ہر ایک قوم اس امر کے درپے ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹایا جائے۔ حالانکہ مسلمان امن اور سلامتی کے داعی ہیں۔ ان کے مذہب میں سلامتی رواداری کا پورا پورا مادہ موجود ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ ان کا دین ان کا قرآن ان کا نبی ان کا مرکز صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں صرف ایشیائی اقوام کے لئے نہیں۔ بلکہ ساری کائنات کے لئے ہے۔ قرآن کریم کے متعلق ان کا حکم ہے کہ وہ ھدی للعالمین ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین یقین کرتے ہیں۔ اور بیت اللہ المکرم کو قیاماً للناس سمجھتے ہیں ساری کائنات کے متعلق، ان کو قرآن شریف نے یہ تعلیم دی۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی حمد ثنا کرنے والی ہیں۔ ان من شی الا یسبح بحمدہ مگر ان تمام خرابیوں کے باوجود آج وہ تمام دنیا میں خرابیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ انہوں نے اخلاق عالم کی وہ کامیاب کن تعلیم بھلا دی جس کی وجہ سے وہ غالب ہو گئے۔"

قاضی صاحب نے موجودہ مسلمانوں کی بیماری بھی بتائی ہے۔ بیماری کی تشخیص بھی کی ہے۔ اس کے اسباب کی نشاندہی بھی کی ہے۔ پھر آپ نے وہ نسخہ بھی بتایا ہے۔ جس کو استعمال کر کے شفا حاصل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ آپ مقالہ کے آخر میں فرماتے ہیں:۔

"اگر آج مسلمانوں میں یہ تین چیزیں تعلق باللہ۔ قوت۔ علوم کائنات، موجود ہو جائیں۔ تو انشاء اللہ کامیابی ان کے قدم چومیگی۔"

آج ہم صرف تعلق باللہ کے متعلق کچھ عرض کرینگے قاضی صاحب کیا خوب فرماتے ہیں:۔

"پہلی چیز جو سب سے اہم اور اعلیٰ ہے تعلق باللہ اور ایمان باللہ ہے۔ عقل وہوش کا تقاضا یہی ہے۔ کہ خداوند پر ایمان لایا جائے۔ اگر ایک آدمی دنیاوی امور میں بہت ہی ہوشیار اور قابل ہو مگر خداوند تعالےٰ کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہو۔ تو اس کی کامیابی ناممکن انجام کار شکست ضروری ہے۔ قوم عاد وثمود فرعون وغیرہم سب دنیاوی امور میں ماہر تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ ان کا تعلق نہ تھا وہ خداوند کے قائل نہ تھے۔ اس لئے شکست کھا گئے۔

عاداً وثموداً وکانوا مستبصرین الایۃ (العنکبوت)

یعلمون ظاھراً من حیاۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ غافلون (الروم)

فلما جاءتھم ر[illegible]ھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن (المومن)

قرآن کریم نے عقلمند انہی لوگوں کو فرمایا ہے کہ جو احکام خداوند تعالےٰ کی اطاعت کرتے ہوئے ان پر پورا پورا عمل کرتے ہیں۔

اولوا الالباب الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق (رعد)

جن کا تعلق اللہ تعالےٰ کے ساتھ قائم ہوا انکی تعداد خواہ کچھ بھی ہو۔ اللہ تعالےٰ ان ہی کو فتح ونصرت دیتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس زمانہ اور خلافت راشدہ اس امر کی شاہد ہیں۔

قاضی صاحب کو علم ہے کہ یہ مرض بہت پرانا ہے۔ گذشتہ چند صدیوں سے مسلمان اللہ تعالےٰ سے مونہہ موڑے ہوئے ہیں۔ ان میں خدا رسیدوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی چلی گئی۔ تاآنکہ موجودہ زمانہ میں کچھ لاپرواہی اور کچھ مغربی تہذیب کے اثر سے عباد اللہ کا تو ذکر ہی کیا۔ عباد اللہ کی راہ نمائی کرنے والے تعلق باللہ سے بالکل منکر ہو گئے ہیں۔ علماء نے جن میں بڑے بڑے مشہور علامہ کہلانے والے بھی ہیں۔ قرآن کریم کی تفسیریں ایسی کروائی ہو۔ کہ جس سے یہی کھلتا ہے کہ یہ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے ہی دل کی گہرائیوں کی آواز باز گشت ہے۔ اور نبوت بھی صرف ایک ملکہ ہی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ جس طرح دوسرے علوم کے عدیم النظیر ماہرین فطرت پیدا کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح نبی بھی ایک اعلیٰ فطری ملکہ ہی کی وجہ سے وہ باتیں پیدا کر لیتا ہے۔ جن کو وہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ کوئی چیز نہیں۔ ولایت بھی صرف اپنی ہی نیک فطرت کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی محض وہم ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ بات مغربی مادہ پرستی کے اثر سے موجودہ عقلمند شارعین اسلام کے دلوں میں سرائت کر گئی ہے۔ لیکن یہ مرض جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ مدت سے شروع ہو چکا ہوا تھا۔ جس کی وجہ شاید یہی تھی۔ کہ حقیقی تعلق باللہ رکھنے والوں کی تعداد گھٹ گئی تھی۔ اور اس کے دعویدار زیادہ تر وہ لوگ رہ گئے تھے۔ جن کو اللہ تعالےٰ سے تو کوئی حقیقی تعلق نہ تھا۔ بلکہ ہندو سادھوؤں اور عیسائی راہبوں کی طرح محض عجوبہ پسندی وظائف اور غیر اسلامی طریقوں کے قائل ہو گئے تھے۔ ایسے لوگوں نے جہاں جاہل لوگوں کو اپنے دام میں گرفتار کر لیا تھا۔ وہاں علماء اور سمجھدار لوگ ان کے ہتھکنڈوں سے نالاں تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض نے کھلم کھلا تعلق باللہ سے انکار کر دیا۔ چنانچہ شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف صراط مستقیم کے آخر میں جو انہوں نے سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھی ہے فرماتے ہیں۔

ان چند کلمات میں جو حضرت سید صاحب کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہے بڑے بڑے فوائد ہیں . . . . .
منجملہ ان فوائد کے غافلین کا بیدار کرنا ہے کہ جو شخص حق جل وعلا کا طالب ہو اور حضرت حق کی طلب صادق اس کے دل سے پیدا ہو۔ اسکو اپنی مطلب یابی کے مقام کی طرف ہدایت ہو جاتی ہے۔
اور منجملہ ان کے زمانے کے جاہلوں کی تنبیہہ کرنا ہے کہ انہوں نے ولایت کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کیطرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں۔ فقط (صراط مستقیم)

یہ آج ایک صدی سے زیادہ پہلے کے حالات ہیں۔ پھر قاضی صاحب کو معلوم ہے کہ آج تو حالت اور بھی بدتر ہو چکی ہے۔ آج ادیان باطل والے ہی نہیں بلکہ مسلمان عام مسلمان ہی نہیں ان کے بڑے بڑے علماء بھی تعلق باللہ کے منکر ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ قاضی صاحب تعلق باللہ کا مفہوم اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں یہ ایک حقیقی چیز ہے۔ تعلق کا مطلب حقیقی تعلق ہے اس میں وہ سب باتیں بھی آتی ہیں۔ جو ایک انسان کے دوسرے انسان کے ساتھ تعلق میں موجود ہوتی ہیں۔ ایک انسان کے دوسرے انسان سے تعلق میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں۔ آپس میں ہمکلام ہوتے ہوں اگر آپس میں ملاقات ہی نہیں۔ اور باہم سلام و کلام ہی نہ ہو تو تعلق کیسا۔ پھر تعلق صرف ایک طرف سے قائم نہیں ہو سکتا۔ دونوں طرف سے ہونا ضروری ہے۔ یکطرفہ تعلق کے تو کوئی معنے ہی نہیں آپ کسی کو بلائیں اور وہ نہ بولے۔ آپ کسی کو دیکھنے جائیں۔ اور وہ آپ سے چھپا رہے۔ تو یہ تعلق نہیں کہلائیگا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ سے تعلق کے معنے بھی یہی ہو سکتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے واقعی تعلق ہو۔ یہی نہیں کہ ہم تو اسکو چیخ چیخ کر پکاریں۔ اور وہ ہمارا جواب ہی نہ دے۔ ہم تو اسکو دیکھنے کے لئے کھولے کھولے آنکھیں تھکالیں۔ اور وہ دبیز پردوں کے اندر چھپا رہے۔ اور ہمیں اپنا کوئی نشان تک نہ دکھائے۔

قاضی صاحب نے درست فرمایا ہے کہ پہلی چیز جو سب سے اہم اور اعلےٰ ہے تعلق باللہ ہے مگر قاضی صاحب جانتے ہیں۔ کہ یہ چیز مسلمانوں میں سے ناپید ہو گئی ہے۔ اسی کے نہ ہونے سے مسلمانوں کی وہ حالت ہے۔ جو آپ نے تسلیم کی ہے۔ اور جو سب دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہ خائب وخاسر ہو گئے ہیں۔ اور تمام دنیا میں مظالم کا شکار ہو رہے ہیں۔ پھر کیا یہ ضروری نہیں کہ یہ چیز پیدا کی جائے۔ فراہم کی جائے۔ کیا ضروری نہیں کہ اللہ تعالےٰ سے ایسا تعلق قائم کیا جائے۔ کہ وہ ہم سے بولے۔ ہمیں دکھائی دے۔ ہمیں اپنی زندگی کے نشانات دکھائے؟ کیا یہ چیز خود بخود کسی محرک کے بغیر پیدا ہو سکتی ہے؟ یاد فرمایئے کہ پہلے جب جب دنیا کی ایسی حالت ہو گئی ہے۔ اس کا علاج کس طرح ہوا ہے؟ عاد۔ ثمود فرعون وغیرہم کی صورت میں کیا ہوا تھا۔ جب ان اقوام کی ایسی حالت ہو گئی تھی۔ اور وہ مردہ ہو گئی تھیں۔ تو کس طرح ان کو دوبارہ زندہ کیا گیا تھا۔ یہ مسلمہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی سنت ایک ہی ہے۔ اور ہمیشہ ایک ہی رہتی ہے۔ وہ کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ پھر وہ سنت اللہ کیا ہے۔ جو مردہ قوموں کو دوبارہ زندہ کر دیتی ہے۔ جو اس وقت آڑے آتی ہے۔ کہ جب لوگ اللہ تعالےٰ کے کلام سے پھر جاتے ہیں اس سے تعلق منقطع کر لیتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت یہی ہے۔ کہ وہ اپنا ایک بندہ نمونہ کے لئے بھیجتا ہے۔ تاکہ اسکو دیکھ کر وہ بھی راہ نمائی پائیں۔ تاکہ اسکی زبان سے اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہمکلام ہوں۔ تاکہ اسکے کانوں سے اس کا کلام سنیں۔ تاکہ وہ اسکی مثال دیکھ کر اللہ تعالےٰ سے اپنا تعلق محکم کریں۔ اور اس طرح اس زندگی سے دوبارہ زندہ ہو جائیں۔ جو حقیقی زندگی ہے۔ جس کو پاکر کوئی قوم حقیقی طور پر زندہ کہلا سکتی ہے۔

(باقی دیکھیں صہ کالم ۴)

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں ۹ افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ تبلیغی مساعی بابت ماہ فروری ۱۹۴۹ء

از مکرم مولوی نور الحق صاحب مبلغ مشرقی افریقہ

یوگنڈا مشرقی افریقہ میں ایک خوبصورت علاقہ ہے جسے قدرت کی فیاضی نے اس کو ایسی سرسبزی اور شادابی عطا فرمائی ہے کہ انسان بحر حیرت میں ڈوب کر رہ جاتا ہے۔ اگرچہ دلدلوں کی کثرت اور جنگلات کی زیادتی کے باعث ملیریا بہت زیادہ ہے۔ لیکن جوں جوں آبادی بڑھتی جاتی ہے ملیریا میں کمی ہو رہی ہے۔ یہاں کے اصل باشندے خصوصاً بگنڈا کے لوگ کافی ہوشیار اور متمدن ہیں۔ روئی کی کاشت کے باعث لوگ مالدار ہیں اور زمین کی ملکیت اصل باشندوں کے ہاتھوں میں ہونے کے سبب دوسرے افریقن قبائل سے ممتاز ہیں۔ علاقہ بگنڈا کا بادشاہ جسے یوگنڈا زبان میں کاباکا کہتے ہیں ہز ہائنس متوسا دوم عیسائی ہے۔ اور حال ہی میں انگلستان سے حصول تعلیم کے بعد واپس آیا ہے۔ یوگنڈا میں عیسائیت کا خاص زور ہے۔ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں مشن عرصہ سے یہاں کام کر رہے ہیں۔ ملک کے کونہ کونہ میں ان کے گرجے ہسپتال سکول اور ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ یوگنڈا کے صدر مقام کمپالا میں اگر ایک پہاڑی نے ایمبے پر پراٹسٹنٹ فرقہ کا شاندار گرجا ہے تو دوسری پہاڑی روباگا پر رومن کیتھولک کا بلند میناروں والا چرچ زائر کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ان کے علاوہ بیسیوں اور گرجے ہیں۔ عیسائی مشنوں کے پاس ہر قسم کے ذرائع ہیں۔ حکومت ہے۔ دولت کی فراوانی۔ پھر ایک عرصہ سے وہ اس ملک میں کام کر رہے ہیں۔ احمدی مبلغین انکے بالمقابل دنیوی لحاظ سے بالکل بے سروسامان نظر آتے ہیں۔ لیکن بفضل خدا دولت ایمان و ثروت اسلام سے بھرپور دامن ہونے کے باعث ان کے دل یقین سے پر ہیں کہ انشاء اللہ فتح انہی کی ہے۔ اس وقت یوگنڈا میں خاکسار اور اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب کام کر رہے ہیں۔ ماہ فروری ۱۹۴۹ء کی تبلیغی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

دورہ اور انفرادی تبلیغ

ایام زیر رپورٹ میں اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب علالت طبع کے باعث زیادہ تر جنجہ میں ہی رہے۔ خاکسار نے ان ایام میں دو دفعہ بجوما میں گیا۔ جو جنجہ سے سات میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے اور چالیس کے قریب افراد کو ملاقات کر کے تبلیغ کی اور تبلیغی ٹریکٹ دیئے۔ ایک دن ہمارے نومبائع بھائی اخویم حاجی محمد ابراہیم صاحب مجھے ملنے بجوما آ گئے۔ ان کے ہمراہ ایک مسلمان چیف بھی تھا۔ چیف کو خاکسار اور حاجی صاحب نے تبلیغ کی۔ بفضل خدا اس کا بہت اچھا اثر رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت بخشے۔ اسی طرح ایک دوسرے نومبائع بھائی اسمٰعیل صاحب اپنی بہن کے ہمراہ خاکسار کے پاس آئے۔ ان کی یہ بہن۔ دو بیویاں اور والدہ بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ اس کے علاوہ اس اثنا میں اس علاقہ کے دو اور شخص جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھے بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوگئے۔ ولی میں سے ایک بھائی بجوما سے پانچ میل کے فاصلہ پر مبدو میں رہتے ہیں خاکسار وہاں ان کو ملنے گیا۔ ان کے علاوہ خاکسار ایک گاؤں بولاما گی بھی گیا جو بجوما سے تین چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں خاکسار ایک چیف سے ملا۔ اسے تبلیغ کی اور تیس کے قریب لوگوں کو اکٹھا کر کے انہیں ٹریکٹ دیئے اور احمدیت کا پیغام سنایا۔

قیام جنجہ کے ایام میں خاکسار اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب کے ہمراہ جنجہ سے باہر کی افریقن آبادی میں تبلیغ کے لئے جاتا رہا۔ چنانچہ دو دفعہ اخویم چوہدری صاحب کی ہمراہی میں جنجہ سے باہر تین میل کے فاصلہ پر افریقن آبادی میں گیا۔ دس بارہ افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ ایک سو سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے بفضل خدا اس علاقہ کے تین افراد داخل سلسلہ ہوئے۔

جیل میں تبلیغ

جب میں بجوما میں تھا تو اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب جنجہ کے سپرنٹنڈنٹ جیل سے ملے اور اس سے قیدیوں میں تبلیغ کے لئے وقت لیا۔ چنانچہ ایام زیر رپورٹ میں ایک بار ہم دونوں بھائیوں کو جیل میں جانے کا موقعہ ملا۔ قریباً پندرہ مسلمان قیدی جن میں دو تین عورتیں بھی تھیں ایک گھنٹہ تک ہماری باتیں سنتے رہے۔ ان سب کو ٹریکٹ دیئے۔ اسی طرح نماز با ترجمہ کے اسباق بھی دیئے جیل میں متعین سپاہیوں کو بھی ٹریکٹ دیئے۔

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

ایام زیر رپورٹ میں بفضل خدا جنجہ میں سیرت پیشوایان مذاہب کا جلسہ بھی منعقد ہوا۔ یہ یوگنڈا میں غالباً سب سے پہلا اس قسم کا جلسہ ہے۔ اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب کے سر ہے۔ اخویم موصوف باوجود علالت طبع کے جلسہ کے انتظامات میں مشغول رہے اور ہر کام کے لئے پوری دوڑ دھوپ کی۔ ۲۷؍ فروری ۱۹۴۹ء کو یہ جلسہ ٹاؤن کے سینما ہال میں منعقد ہوا۔ اس کی اطلاع ہینڈ بل چھپوائے گئے تھے جو ہم دونوں بھائیوں نے خود جگہ جگہ لگا کر تقسیم کئے۔ احباب جماعت کیا نہ

بھی وقت مقررہ پر پہنچ گئے اور خدا کے فضل سے خوب رونق ہو گئی۔ تلاوت قرآن کریم خویم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے کی۔ مسٹر زیدی نے حضرت امام چندر جی کی لائف پر تقریر کی۔ موصوف نے حضرت رام کی زندگی کے بعض اہم واقعات بیان فرمائے اور خاص طور پر اس بات کی تردید فرمائی جو بعض قصوں میں عجیب و غریب آپ کی زندگی سے وابستہ کر دیئے گئے ہیں مثلاً سینگو والے راکشش اور بندروں کی فوج وغیرہ۔ آپ نے فرمایا یہ دو پہاڑی قومیں تھیں وہ انسان ہی اور دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس کے بعد ماسٹر لعل سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر انڈین گورنمنٹ سکول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سوانح حیات پر تقریر کی۔ صاحب موصوف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے اور بتایا کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ ہمارے لئے باعث نیک نمونہ ہے۔ موصوف کی تقریر دلچسپی سے سنی گئی۔ اور اس رنگ میں تیار کی گئی تھی کہ بعض غیر احمدی مسلمانوں نے بعد میں کہا کہ ماسٹر صاحب کی جو سٹڈی اسلام کے متعلق ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔

مسٹر بھٹ بیرسٹر ایٹ لاء جنجہ نے حضرت کرشن کی لائف پر تقریر کی۔ اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے موجودہ زمانہ کے نبی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کے صحابہ ابھی ہم میں موجود ہیں جنہوں نے آپکی کتاب زندگی کا خود مطالعہ کیا اور آپ کے ساتھ رہ کر آپ سے درس اخلاق پڑھا۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کو بھی بیان فرمایا جو آپ نے آئندہ آنے والے مصائب کے متعلق بیان فرمائیں۔ کیونکہ دنیا نے اللہ تعالیٰ کی اس منادی کی آواز پر کان نہ دھرا۔ اس کے بعد مسٹر بابینگ نے حضرت بدھ کی زندگی اور خاکسار نے حضرت باوا نانک کی زندگی پر تقریریں کیں۔ اور صدر مکرم ڈاکٹر فضل الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی صدارتی تقریر کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔ صدارتی تقریر سے قبل ڈاکٹر فضل الدین صاحب نے چند منٹ حاضرین کو مخاطب کیا اور اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں بھی بفضل خدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیکھنے والوں میں سے ہوں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دلآویز فارسی کلام بھی سنایا اور اس کا ترجمہ کیا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اشاعت لٹریچر

ان ایام میں جہاں سواحیلی و یوگنڈا زبان کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ وہاں جنجہ کی بعض دوکانوں پر سواحیلی و انگریزی تبلیغی کتب بھی فروخت کے لئے

(بقیہ صفحہ سات پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر کوئی شخص طوفانِ شبہات سے نجات نہیں پا سکتا

"خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے۔ جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخرکار دہریہ بن جاتے ہیں اور مصنوعاتِ زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور ان کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر ان چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اس قسم کے لوگ کئی لاکھ اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اوّل درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست ان کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے اور اگر وجود باری جلشانہٗ پر کوئی برہان یقینی عقلی ان کو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا بلکہ ضرور غرق ہوگا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اس کو میسّر نہیں آئے گا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۱۱)

ثبوت ہستی باری تعالیٰ

دیدارِ الٰہی

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۲۹ء

(۳)

دوسرا ثبوت

اس دنیا میں انسان کو جسمانی یعنے مادّی لذّت کے سوا اور کسی قسم کی لذّت کا علم نہیں۔ اس لئے اس لذت کی خواہش کے سوا انسان کی اور کوئی خواہش بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر ہے تو اسی جسمانی لذت کے حاصل کرنے کے اسباب اور ذرائع کی خواہش ہے۔ مثلاً روپیہ فی نفسہ مطلوب مقصود نہیں بلکہ یہ ذریعہ ہے جسمانی لذت حاصل کرنے کا۔ چنانچہ جب سے کاغذ کے نوٹ چلے ہیں تو لوگ روپے کو چھوڑ کر کاغذ کے نوٹوں کے طالب ہو گئے ہیں۔ اسی طرح عزت اور طاقت اور شہرت بھی فی نفسہ مقصود و مطلوب نہیں بلکہ یہ تینوں اس لئے مطلوب ہیں کہ ان کے ذریعہ سے روپیہ آسانی سے اور زیادہ مقدار میں دستیاب ہوتا ہے اور روپیہ جیسا کہ معلوم ہے یا تو براہ راست جسمانی لذات کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے یا دین کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کی جنت میں جسمانی لذات کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ غرض دنیا کی ہر شے جس میں مذہب بھی شامل ہے۔ جسمانی لذات کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ مذہب کے شامل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ سوائے فیج اعوج کے صوفیوں کے جو غلطی سے خدا تعالےٰ کی ذات کی کُنہ معلوم کرنے کو انسان کی فطرت کی اصل غرض سمجھتے ہیں حقیقی مسلمان بھی خدا تعالےٰ سے دائمی اور بلاکدورت طور پر جسمانی لذات کا ہی طالب ہے۔ اور قرآن شریف بھی اُس کے اس خیال کی تائید میں ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لھم جنّٰت الخ۔ اور جنّت کی تشریح قرآن شریف نے جگہ جگہ یہی کی ہے کہ اس میں جسمانی لذات ہوں گی۔ چنانچہ اس مضمون میں پیچھے جنّت کی بہت سی نعمتوں کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ جو جسمانی لذات کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں۔

پس جب کہ انسان کی اصلی اور انتہائی خواہش جسمانی لذات کا حاصل کرنا ہے اور جسمانی لذات کے سوا انسان اور کچھ نہیں چاہتا تو ضروری ہُوا کہ آخرت کی جنّت میں اسی قسم کی جسمانی لذات ہوں جو اس دنیا میں ہیں تا کہ انسان کی خواہش پوری ہو کیونکہ بموجب آیت ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم آخرت کی جنت میں انسان کے ہر نفس کی خواہش کا پورا ہونا ضروری ہے ورنہ اگر اس قسم کی لذات آخرت کی جنت میں نہ ہوئیں بلکہ وہاں کوئی اور ہی حالت ہوئی تو انسان کے نفس کی خواہش پوری نہ ہو گی اور آیت مندرجہ بالا کا منشاء پورا نہ ہوگا خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسان کو جسمانی لذات دائمی طور پر حاصل ہوں۔ ورنہ ختم ہو جانے والی لذات تو اس دنیا میں کفار کو بھی حاصل ہیں۔

تیسرا ثبوت

فرض کرو کہ عالم آخرت میں کوئی صور و اشکال نہیں یعنے وہاں کوئی جسم دار شے نہیں۔ تو اب سوال ہے تو پھر وہاں ہوگا کیا؟ اس سوال کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ وہاں کچھ نہیں ہوگا یعنے وہاں عدم ہی عدم ہوگا کیونکہ عدم کی تعریف بہ لحاظ انسانی ہستی کے یہ ہے کہ جب یہ مادی جہان نہ تھا تو عدم تھا۔ گو خدا تعالےٰ کے علم میں موجود تھا۔ لیکن یہ مسلّم ہے کہ خدا تعالےٰ نے بہ لحاظ انسانی علم کے اس جہان کو عدم سے پیدا کیا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ جہان جو عدم سے وجود میں آیا ہے مادّی ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ عدم کے معنے ہوئے مادّہ اور مادّی اشیاء کا نہ ہونا۔ اور وجود کے معنے ہوئے مادّی اشیاء کا ہونا۔ پس جو لوگ کہتے ہیں کہ عالم آخرت جسمانی یعنے مادّی چیز نہیں بلکہ ایک روحانی چیز ہے تو ان کے کہنے کا نتیجہ یہی ہے کہ بہ لحاظ انسانی علم کے عالم آخرت نہیں ہے اور مرنے کے بعد انسان معدوم ہو جائے گا۔ لیکن یہ صریح باطل ہے کیونکہ پیچھے ثابت کیا جا چکا ہے کہ انسان جسم اور روح سے ایک مرکب شے ہے محض روح نہیں ہے۔ اور از روئے مذہب اسلام انسان کا عالم آخرت میں روح اور جسم کے ساتھ ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ روح بغیر جسم کے رہ بھی نہیں سکتی۔ کیونکہ بموجب تحقیقات گذشتہ روح جسم کے اندر سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس جب عالم آخرت میں انسان کا ہونا ثابت ہُوا تو بموجب تحقیقات گذشتہ انسان کے لئے جسمانی جنت یعنے جسمانی نعمتوں اور جسمانی لذتوں کا ہونا بھی ثابت ہُوا۔ اور جب کہ اس دنیا میں انسان کے قیام کے لئے خدا تعالےٰ نے مادہ کو اور جسمانی نعمتوں اور جسمانی لذات کو پیدا کیا ہے اور یہ مشاہدہ ہے کہ جسمانی نعمتوں اور جسمانی لذات کے بغیر انسان اس دنیا میں قائم نہیں رہ سکتا تو پھر خدا تعالےٰ عالم آخرت میں اپنا یہ قانون کیوں بدلنے لگا؟

چوتھا ثبوت

مضمون دیدار الٰہی ؑ میں ثابت کیا گیا ہے کہ انسان باوجود جسمانی ہونے کے اسی دنیا میں خدا تعالےٰ کو پہچان لیتا ہے۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ عالم آخرت میں بھی انسان باوجود جسمانی ہونے کے خدا تعالےٰ کو پہچان لے گا۔ پس کچھ ضرورت نہیں کہ انسان عالم آخرت میں خدا تعالےٰ کو پہچاننے کے لئے ایک روحانی چیز ہو۔ اس کی تصدیق کے لئے قرآن شریف کی یہ آیت ملاحظہ ہو۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی۔ پس جب اس دنیا میں جسم اور مادّہ خدا کے دیکھنے میں مانع اور حارج نہیں تو آخرت میں جسم اور مادّہ خدا کو دیکھنے میں کیسے مانع ہوگا۔ پس کچھ ضرور نہیں کہ عالم آخرت میں خدا کو دیکھنے کے لئے انسان کی جسمانیت دور کر کے اسے جن یا بھوت یا فرشتے کی قسم کی ایک شے بنایا جائے۔

پانچواں ثبوت

یہ بات انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ اور تجربہ سے ثابت ہے کہ جب انسان کو جسمانی صحت حاصل ہو تو اسکی طبیعت خوش ہوتی ہے اور جب جسمانی مرض سے بیمار ہو تو طبیعت میں خوشی نہیں ہوتی۔ یعنے خوشی کا مدار جسم پر ہے نہ کہ جسم کے نہ ہونے پر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بیماری میں جسم میں نقص ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ انسان کی خوشی کا مدار جسمانی صحت پر ہے تو جنّت میں جو خوشی کی جگہ ہے جسم اور جسمانی صحت کا ہونا بطریق اولیٰ ضروری ہُوا۔

چھٹا ثبوت

ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے کہ عالم آخرت بالکل اسی طرح کا جسمانی عالم ہے۔ جیسے کہ یہ دنیا۔ سو واضح ہو کہ عالم آخرت کو عالم روحانی وہی لوگ کہتے ہیں۔ جو اسے مادّی یعنے جسمانی نہیں سمجھتے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں مرنے کے بعد دوسرے جہان کا نام عالم روحانی نہیں رکھا بلکہ آخرت رکھا ہے اور اس جہان کا نام دنیا رکھا ہے۔ دنیا اور آخرت نام رکھنا بڑی زبردست دلیل اور ثبوت اس بات پر ہے کہ عالم آخرت بالکل اسی دنیا کی طرح کا جسمانی عالم ہے۔ تشریح اس دلیل کی یہ ہے کہ اگر یہ دونوں عالم ہم جنس اور ایک جیسے نہ ہوتے تو ان کے نام دنیا اور آخرت نہ ہوتے بلکہ کچھ اور ہوتے۔ لیکن چونکہ یہ دونوں عالم ہم جنس ہیں اور صرف جگہ اور مقام کے لحاظ سے الگ الگ ہیں۔ لہٰذا ان دونوں عالموں میں سے جو عالم انسان کی پیدائش کے لحاظ سے انسان کے قریب اور نزدیک تھا اس کا نام دنیا یعنے قریب کی چیز رکھ دیا اور جو عالم اس دنیا کی زندگی کے بعد تھا اور دوسرے مقام پر اور دوسری زندگی کے لئے تھا اس کا نام آخرت یعنے دوسری چیز رکھ دیا۔ واضح ہو کہ دنیا دنوّ سے مشتق ہے جس کے معنے قریب ہونے کے ہیں اور آخرت کے معنے دوسری یا آنے والی کے ہیں جو اخر سے مشتق ہے۔ پس اس عالم کا نام دنیا رکھنا اور مرنے کے بعد آنے والے جہان کا نام آخرت رکھنا اس بات پر پختہ دلیل ہے کہ یہ دونوں عالم ایک ہی جنس کے ہیں۔

اگر یہ دونوں عالم ہم جنس نہ ہوتے تو ان کو ہرگز دنیا اور آخرت نہ کہا جاتا۔ بلکہ ان دونوں کے نام مستقل طور پر الگ الگ ہوتے۔ آخرت کوئی نام نہیں بلکہ صفت ہے۔ اس کے معنے دوسری کے ہیں۔ اسی طرح دنیا بھی کوئی نام نہیں بلکہ یہ صفت ہے۔ اس کے معنے قریب کی کے ہیں پس اس جہان کا اور اگلے جہان کا الگ الگ کوئی مستقل نام نہ ہونا اور ان میں سے ایک کو دنیا اور دوسرے کو آخرت کہنا اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ یہ دونوں ہم جنس ہیں۔ چنانچہ اگر دو روپے ہوں اور میز پر پڑے ہوں اور ان میں سے ایک آپ کی طرف پڑا ہو اور دوسرا دوسری طرف۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ ادھر کا اٹھا لو اور اُدھر کا رہنے دو لیکن اگر ان دو میں سے ایک روپیہ ہو اور ایک پیسہ ہو تو نہیں کہہ سکتے کہ ادھر کا اٹھا لو اور اُدھر کا رہنے دو۔ کیونکہ دونوں ہم جنس نہیں بلکہ یوں کہیں گے کہ روپیہ اٹھا لو اور پیسے کو رہنے دو۔ یعنے ان دونوں کا نام لیں گے۔ کیونکہ روپیہ اور پیسہ ہم جنس نہیں۔ پس چونکہ یہ جہان اور مرنے کے بعد کا جہان ہم جنس ہیں۔ اس لئے دنیا یعنے ادھر کا اور آخرت یعنے اودھر کا کے الفاظ استعمال کئے گئے۔

اس کے علاوہ قرآن شریف میں والاٰخرۃ خیر و ابقیٰ فرمانے کا یہی مطلب ہے کہ لذات اور خوشی کے لحاظ سے تو دونوں جہان ہم جنس ہیں لیکن دنیا کی لذات اور خوشیاں پُر از کدورت اور ختم ہو جانے والی ہیں اور آخرت کی لذات اور خوشیاں بلاکدورت اور دائمی ہیں۔ اس آیت میں ابقیٰ کا لفظ پختہ ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ دونوں جہان کی چیزیں ہیں تو ایک ہی قسم کی لیکن دنیا کی چیزیں انسان کے پاس ہمیشہ نہیں رہیں گی اور آخرت کی چیزیں انسان کے پاس ہمیشہ رہیں گی۔ یہی صورت اس آیت میں لفظ خیر کی ہے یعنے اس دنیا اور آخرت کی اشیاء ہیں تو ایک ہی جنس کی لیکن آخرت کی اشیاء بہ نسبت دنیا کی اشیاء کے بہتر ہیں دنیا کی اشیاء میں نقص ہے لیکن آخرت کی اشیاء میں کوئی نقص نہیں۔ دنیا کا پلاؤ پیٹ میں درد بھی کر سکتا ہے۔ لیکن آخرت کے پلاؤ سے کوئی دکھ نہیں ہوگا۔ غرض دو ہم جنس چیزوں میں سے ایک کی نسبت ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ چیز اس دوسری چیز سے بہتر ہے۔ یہ آم اس آم سے بہتر ہے۔ یہ خربوزہ اس خربوزہ کی نسبت بہتر ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیلا بہ نسبت انگور کے بہتر ہے کیونکہ دونوں ہی بہتر ہیں۔ ہاں ایک کیلا دوسرے کیلے سے بہتر ہو سکتا ہے۔ پس اس آیت مبارکہ نے صاف ثابت کر دیا کہ دنیا اور آخرت ہم جنس ہیں۔ لیکن آخرت دنیا کی بہ نسبت بہتر ہے۔

ساتواں ثبوت

قرآن شریف میں ہے فبصرک الیوم حدید

اس آیت میں الیوم سے مراد یوم آخرت ہے۔ یعنی مرنے کے بعد دوسرے جہان یعنی قیامت کے دن انسان کی بصر تیز ہو گی۔ اس آیت میں بصارت کا ذکر ہے بصیرت کا نہیں۔ اور بصر کے لئے جسمانی آنکھوں کا ہونا ضروری ہے پس اگر آخرت میں صورت اشکال اور جسم والی چیزیں نہیں بلکہ روحانی معاملہ ہے۔ تو وہاں انسان میں حس بصر اور جسمانی آنکھوں کے ہونے کا کیا فائدہ ہے۔ وہاں انسان کی آنکھیں کس چیز کو دیکھیں گی؟ اور اگر انسان کا جسم نہ ہو۔ تو وہ بصارت والی آنکھیں انسان میں کس جگہ پر ہوں گی؟ چونکہ اس آیت میں بصر کا لفظ ہے۔ اس لئے آخرت میں حس بصر یا بصارت کے لئے جسمانی آنکھوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور جسمانی آنکھوں کے لئے جسم کا ہونا ضروری ہے اگر کوئی کہے کہ اس آیت میں لفظ حدید اس بات پر دال ہے کہ بصارت سے مراد بصیرت ہے تو واضح ہو کہ یہ خیال بے بنیاد ہے۔ کیونکہ جیسا کہ پیچھے ثبوت نمبر اول میں اچھی طرح سے ثابت کیا گیا ہے۔ بصیرت بھی تو بصارت کے بغیر انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جو علم بھی انسان کی روح کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس مادی جہان اور مادی جسم اور مادی اعضا اور ظاہری حواس خمسہ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ پس یہ ناممکن ہے کہ انسان میں بصیرت تو ہو۔ لیکن بصارت نہ ہو۔ یاد رہے کہ کشف اور خواب میں بھی جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ بھی آنکھوں کے ذریعہ سے ہی نظر آتا ہے الہام کو بھی حواس خمسہ ظاہری ہی محسوس کرتے ہیں کیونکہ اگر الہام آواز ہے۔ تو کان سنیں گے اور اگر لکھی ہوئی تحریر ہے۔ تو آنکھیں پڑھیں گی آگے ثبوت نمبر ۱۱ میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ خواب اور کشف کی آنکھیں اور کان بھی مادی ہوتے ہیں۔ خواہ ان کا نام عالم روحانی کی آنکھیں اور عالم روحانی کے کان ہی رکھے جائیں۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ عالم خواب اور عالم کشف کی اشیاء کی وہی صفات اور خواص ہوتے ہیں جو عالم مادی میں ہوتے ہیں یاد رہے کہ مادہ کی تعیین خواص اور صفات کو دیکھ کر ہی ہو سکتی ہے نہ کسی اور طرح سے کیونکہ ہر ایک چیز کی پہچان اس کی صفات اور خواص کے ذریعہ سے ہی ہوا کرتی ہے۔

آٹھواں ثبوت

قرآن شریف میں ہے۔ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا۔ اس آیت میں دنیاوی نعمتوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ کہ دنیوی نعمتوں میں علاوہ روحانی نعمتوں کے جسمانی نعمتیں بھی شامل ہیں۔ پس یہ نہیں ہو سکتا کہ نعمت کا لفظ قرآن شریف میں جب دنیا کے متعلق مستعمل ہو۔ تو اس سے روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی نعمتیں مراد لی جائیں۔ اور جب نعمت کا لفظ آخرت کی جنت کے متعلق مستعمل ہو تو اس سے صرف روحانی نعمتیں مراد لی جائیں۔ پس اس آیت نے ثابت کر دیا۔ کہ آخرت کی جنت میں جسمانی یعنی مادی نعمتیں بھی ہوں گی۔ اور جس طرح اس دنیا کی نعمتیں وزن رکھتی ہیں۔ اور جگہ گھیرتی ہیں۔ اور مزاحمت کرتی ہیں۔ اسی طرح جنت کی نعمتیں بھی وزن رکھتی ہیں۔ اور مزاحمت کرتی ہیں۔ اور جگہ گھیرتی ہیں۔ تبھی تو انسان کے حواس خمسہ ظاہری ان نعمتوں کو محسوس کر سکیں گے۔

نواں ثبوت

جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ جنت میں جسمانی لذات نہیں ہوں گی۔ ان سے سوال ہے کہ پھر وہاں کیا ہوگا؟ لیکن وہ نہیں بتا سکتے۔ پھر جب خود انہیں علم نہیں۔ کہ آخرت میں کیا ہوگا۔ اور وہاں کی کیفیت کیا ہے سو ایسا دعویٰ کرنے سے کیا فائدہ کہ عالم آخرت روحانی ہے جسمانی نہیں ہے

ندارد کسے با تو ناگفتہ کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

(باقی)

ایک ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو متعدد اعلانات کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال ہمارا جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو منعقد ہونا قرار پایا ہے حسب سابق جلسہ گاہ و رہائشی انتظامات کے پیش نظر کسیر وغیرہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا جملہ جماعتہائے اضلاع لائل پور۔ سرگودھا۔ اور جھنگ کی خدمت میں بالعموم اور ربوہ کے نسبتاً قریب میں واقع جماعتوں کی خدمت میں بالخصوص درخواست ہے۔ کہ وہ فوری طور پر زیادہ سے زیادہ کسیر فراہم کرکے ربوہ پہنچانے کا بندوبست فرمائیں۔ نیز جلد تر اپنی مساعی سے بھی مطلع فرمائیں۔ اگر کوئی جماعت خدانخواستہ کسیر ربوہ پہنچانے سے معذور ہو۔ تو اس کے متعلق بھی انتظام کیا جا سکے۔

احباب کرام! یہ ایک قومی اور ملی خدمت ہے اسے سرانجام دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ یاد رہے کہ قادیان کے مضافات کے لوگ اس سعادت عظمیٰ کو بصد خوشی حاصل کیا کرتے تھے۔ اور یہ ذمہ واری اب آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ بالعرض کسیر اگر دستیاب نہ ہو تو کھوری پرالی اور کٹل سے بھی یہ کام لیا جا سکتا ہے۔

(خاکسار صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان (ربوہ)

پتہ دریافت طلب ہے!

ماسٹر محمد حسین صاحب تاج ساکن قادیان کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے مطلع فرما دیں۔ اسی طرح ڈاکٹر سردار علی صاحب ریزیڈنٹ سپرنٹنڈنٹ آئی۔ ڈی ہسپتال دہلی کے متعلق بھی اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ گجرات کا کامیاب سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ گجرات کا سالانہ جلسہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۴۹ء بروز اتوار اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار طور پر کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ جلسہ گاہ احاطہ چوہدری محمد حسین اللہ بخش صاحبان گورنمنٹ کنٹریکٹرز بیرون شاہدولہ گیٹ میں بنائی گئی تھی۔ مستورات کے پردہ کا انتظام تھا

جلسہ میں شمولیت کے لئے مرکز پاکستان (ربوہ) سے جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب مولوی فاضل دیالگڑھی۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب مبلغ اور گیانی واحد حسین صاحب مبلغ تشریف لائے۔ جلسہ کا پروگرام بذریعہ اشتہارات شائع کیا گیا تھا۔ اور شہر کے امن پسند اور انصاف پرور شرفاء کو بذریعہ مطبوعہ دعوت ناموں کے اطلاع دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں جلسہ کی منادی بذریعہ لاؤڈ سپیکر مولوی حمید اسلم صاحب ابن جناب مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر نے شہر سول لائن اور ریلوے بازار میں نہایت خوش اسلوبی سے کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس زیر صدارت جناب مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر ۱۱ بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس میں جناب میاں ریاض الدین احمد صاحب پی۔ اے۔ ایس ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت ملک عطاء اللہ صاحب پنشنر نے فرمائی اور نظم عزیز منظور احمد نے پڑھی۔ پہلی تقریر جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب فاضل نے "فضائل قرآن کریم" کے مضمون پر فرمائی۔ فاضل لیکچرار نے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر موزوں اور مدلل رنگ میں سیر حاصل بحث کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ قرآن مجید تمام مذہبی کتب پر ہر لحاظ سے فضیلت رکھتا ہے مولوی صاحب کی تقریر کے بعد عزیز ملک عبد الباسط بعمر ۹ سال نے جو امیر جماعت ملک عبد الرحمن صاحب خادم کا صاحبزادہ ہے۔ اور پانچویں جماعت میں تعلیم پاتا ہے۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عدل و انصاف" کے عنوان پر نہایت عمدہ تقریر کی اور جملہ حاضرین سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس ہونہار بچے کو دینی و دنیوی ترقیات سے مالا مال فرمائے۔ (آمین) عزیز عبد الباسط کے بعد جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے نہایت مؤثر اور دلکش انداز میں "قیام پاکستان اور سکھ" کے مضمون پر تقریر فرمائی۔ یہ تقریر بھی نہایت مقبول ہوئی۔ اس کے بعد ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی۔ اور جلسہ ۱½ بجے دوپہر نماز ظہر کے لئے ملتوی ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم پلیڈر امیر جماعت گجرات ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے "مسلمانوں کی ترقی کے راز" پر نہایت پر از معلومات اور مؤثر تقریر فرمائی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ مولوی صاحب کے بعد صدر جلسہ ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے احراریوں کے چسپاں کردہ ایک دستی اشتہار کا نہایت مدلل اور مسکت جواب دیتے ہوئے احراری معترض کے نقل کردہ الہام "اخرج منہ الیزیدیون" کی نہایت اچھوتی تشریح بیان فرمائی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور کشوف متعلقہ ہجرت از قادیان پیش کئے۔ اور بتایا کہ جس طرح قادیان سے ہجرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق واقع ہوئی۔ اسی طرح قادیان کا پھر جماعت احمدیہ کے قبضہ میں آنا بھی اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے۔ جو ضرور پوری ہو کر رہے گی۔

خادم صاحب کی تقریر کے بعد جناب گیانی واحد حسین صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے مضمون پر اختصار سے نہایت مؤثر اور دلکش مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

یہ جلسہ ہر لحاظ سے خدا کے فضل سے بیحد کامیاب رہا جلسہ گاہ ہر دو نشستوں میں کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ بلکہ پبلک کو دور دور تک جلسہ گاہ کے باہر تنگی جگہ کے باعث کھڑا رہنا پڑا۔ جلسہ میں شہر کے ہر طبقہ کے لوگوں نے کثرت سے شرکت فرمائی انتظام جلسہ جناب بابو محمد یوسف صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کی عام نگرانی میں ملک عنایت اللہ صاحب ولد مولوی محمد رمضان صاحب۔ عزیز حمید اسلم صاحب محمد سعید صاحب خبیب اور منشی حبیب الرحمن صاحب سامانوی نے کیا جماعت کے دیگر نوجوانوں نے بھی اس انتظام میں قابل قدر کوشش کی۔

چوہدری محمد حسین اللہ بخش صاحبان ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اپنے وسیع احاطہ میں انعقاد جلسہ کی اجازت دی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گجرات)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل دوست اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت بیت المال کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ مولوی عبد الرحیم صاحب عارف سابق مبلغ مقامی تبلیغ۔ ۲۔ عبد اللطیف صاحب ولد صوبیدار محمد حسین صاحب دار الفضل قادیان۔ ۳۔ رشیدہ ناصرہ صاحبہ بنت نصیر الدین صاحب آف قادیان۔ ۴۔ ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب انور ولد نور محمد صاحب ساکن بنگہ۔

(نظارت بیت المال)

(باقی صفحہ ۴)

رکھیں۔ کچھ کتابیں خاکسار اور اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے خود بھی فروخت کیں اور اس طرح پڑھے لکھے طبقہ میں احمدیت کا لٹریچر پہنچا۔ تقسیم لٹریچر کے سلسلہ میں ہم دونوں بھائیوں نے ہسپتال کا دورہ بھی کیا۔ بیماروں کی تیمارداری بھی کی اور تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

تعلیم و تربیت

ان ایام میں خاکسار نے اخویم حاجی ابراہیم صاحب کو عیسائیت سے متعلقہ بعض مضامین پر بائیبل میں سے نوٹ لکھوائے۔ اسی طرح تفسیر قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب استفتاء بھی انہیں پڑھائی۔ جنجہ میں احمدی ہونے والے نومبائعین کو اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے بعض مسائل جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق کرنے والے ہیں بتائے۔ جنجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس بھی جاری رہا۔

اقوام متحدہ کے لئے مشکل کا سامنا!

لیک سکسیس ۱۸ مارچ۔ ان دنوں لیک سکسیس میں عام خیال یہ ہے۔ کہ اگر اقوام متحدہ کو دنیا کا اعتماد پھر سے حاصل کرنا ہے۔ تو اس کو کچھ کرنا پڑے گا۔ پیرس اجلاس کے بعد سے اقوام متحدہ کا وقار بہت گر گیا ہے۔ ایک مشورہ اس سلسلہ میں یہ ہے۔ کہ سیکرٹری جنرل کو اقوام متحدہ پر حملہ کرنے والوں کے ساتھ سخت سلوک کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح اس کا دفاع کرنا چاہیئے۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کے لئے سعودی عرب کی امداد

دمشق ۱۸ مارچ:۔ سعودی عرب کے وزیر نے یہاں مہاجرین میں کپڑے تقسیم کئے ہیں۔ یہ کپڑے حکومت سعودی عرب کی طرف سے بطور امداد بھجوائے گئے ہیں۔ (اسٹار)

برطانوی کارخانوں میں حادثے بہت کم ہو رہے ہیں

حالات روز بروز بہتر ہوتے جا رہے ہیں

لندن ۱۸ مارچ:۔ برطانوی کارخانوں میں حادثات کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں کارخانوں کے قانون کی رو سے جن واقعات کو حادثات قرار دیا گیا ہے۔ ان کی تعداد دو لاکھ تین ہزار دو سو چھبیس تھی۔ یہ تعداد ۱۹۴۶ء کے مقابلے پر ۲ء۹ فی صدی کم ہے۔ ان میں ۹۳۸ حادثات مہلک ثابت ہوئے۔ جو پچھلے سال کے مقابلے پر ۱ء۵ فی صدی زائد تھے۔ مندرجہ بالا اعداد و شمار اس رپورٹ میں شائع کئے گئے ہیں۔ جو ڈاکٹروں۔ انجینئروں اور کیمسٹوں کے اس گروپ نے مرتب کی۔ جن کا کام یہ ہے۔ کہ وہ کارخانوں کی حالت بہتر بنائیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ کارخانوں میں جدید تمیں پیدا کرنے اور مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کے کام میں نمایاں ترقی ہوئی۔ اگر آج سے بیس پچیس سال پہلے کے حالات سے موازنہ کیا جائے۔ تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے۔ کہ بہت سے کارخانوں کی حالت میں بہت بڑی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ اب صنعتی تعلقات۔ عملے کے انتظام۔ مشترکہ مشورے اور تربیت کے کاموں میں پہلے سے کہیں زیادہ دلچسپی لی جا رہی ہے۔

کام کے اوقات میں کمی ۱۹۴۷ء میں باقاعدہ جاری رہی سال کے پہلے ہی دن "انجینئرنگ ٹریڈ معاہدہ" نافذ ہو گیا جس کے ماتحت کوئی مزدور چوالیس گھنٹے فی ہفتہ سے زیادہ کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ تر کارخانوں میں پانچ دن فی ہفتے کا دستور رائج ہو گیا ہے مزدور پانچ دنوں کے اندر اندر چوالیس گھنٹے کی محنت پوری کر لیتے ہیں۔ اور اس کے بعد انہیں بجائے ایک دن کے دو دن کی چھٹی ملتی ہے۔ اس سے گھر کے کام اور تفریحی مقاصد کے لئے بہت سا وقت مل جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں پانچ دن کا ہفتہ ترقی کی طرف ایک بڑے قدم کی حیثیت رکھتا ہے۔

(ب۔ ڈ۔ س)

جاوا اور مدورا کے تمام علاقوں میں جمہوری اقتدار قائم ہوتا جا رہا ہے

جمہوریہ کی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

لندن ۱۸ مارچ:۔ لندن میں انڈونیشی حلقوں میں جاوا اور سماٹرا کے تمام حصوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انڈونیشیا میں جمہوری فوجوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک ترجمان نے اسٹار کے نمائندہ کو بتایا۔ کہ "جاوا کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وسطی جاوا کی ذرعی صنعت بالکل بند ہو گئی ہے یاڈوکن جیسکن۔ گونڈ۔ انگلی پور کیڈا اوّن پلیرڈ اور جیوٹگان کے چینی کے کارخانے اور سوردجی ڈگ اور داٹو جوجو کی تمباکو کی فیکٹریاں اور میڈاری۔ ران ڈوگن ڈنگ۔ ڈیاکیجو۔ اور ویٹس کے دھاگا تیار کرنے کے کارخانے جمہوری فوجوں نے تباہ کر دیئے ہیں۔

مشرقی جاوا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ولندیزیوں کا فوجی اور شہری نظام بالکل منتشر ہو چکا ہے۔ اور شدید مخالفت کی وجہ سے ایک عام تعطل پایا جاتا ہے۔ مغربی جاوا کی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ولندیزی فوجوں کے لئے اُن باغات کی حفاظت بھی ناممکن ہو رہی ہے جو کہ محفوظ فوجی دستے رکھنے والے شہروں کے قریب واقع ہیں۔ چنانچہ اب ولندیزی ان باغات کو چھوڑ رہے ہیں

"جاوا سے موصولہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ سوائے ان شہروں کے جہاں محفوظ دستے موجود ہیں قریبی علاقوں کے جاوا اور مدورا کے تمام علاقوں میں جمہوری اقتدار قائم ہوتا جا رہا ہے۔ ترجمان مذکور نے مزید بتایا کہ بنڈونگ کے علاقہ سے جو خبریں ملی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاسوندان کی حکومت نے اس علاقہ میں جمہوری فوجوں سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔

جوک جا پر جمہوریت پسندوں کا قبضہ ہونے کے سلسلہ میں جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ولندیزی فوجوں کی ہمت کافی ٹوٹ گئی ہے۔ (اسٹار)

سندھ مسلم لیگ کا ہنگامی اجلاس

کراچی ۱۸ مارچ:۔ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری آغا غلام نبی پٹھان کے مکان پر ۲۲ مارچ کو چھ بجے منگل کے روز سندھ صوبائی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوگا۔ سندھ لیگ کے جائنٹ سیکرٹری نے درخواست کی ہے کہ اس اعلان کو باضابطہ نوٹس تصور کیا جائے۔ اور تمام ممبر اس میں شریک ہوں۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کے لئے کینیڈا کا آٹا

بیروت ۱۸ مارچ:۔ عرب مہاجرین کے لئے کینیڈا سے چھ سو ٹن آٹا بیروت پہنچا ہے۔ (اسٹار)

انجمن ترقی اردو کو حکومت ہند کی گرانٹ

نئی دہلی ۱۸ مارچ:۔ سال آئندہ میں حکومت ہند نے اپنے بجٹ میں ترقی اردو کے لئے جو امدادی رقم تجویز کی ہے۔ وہ چالیس ہزار روپیہ ہے۔ امید ہے انجمن ترقی اردو دہلی یہ گرانٹ مالی مشکلات پر قابو پانے کے لئے ایک اچھی رقم ہوگی۔ (ا۔پ۔ د۔ س)

بلوچستان کی طرف سے آزاد کشمیر کی امداد

کوئٹہ ۱۸ مارچ:۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر خورشید کی زیر صدارت ۱۹ مارچ کو بلوچستان ریذیڈنسی کوئٹہ میں بلوچستان صلیب احمر سوسائٹی کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر کے لئے دوا اور دیگر سامان روانہ کرنے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ (اسٹار)

عراقی بجٹ

بغداد ۱۸ مارچ:۔ عراقی کابینہ عراق کے بجٹ پر غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آمدنی کا اندازہ ۲½ کروڑ دینار اور خرچ کا ۲۰۰۷۸۹۳۲۳ دینار ہے۔ فلسطین اور شرق اردن میں عراقی انجمن صحت کو ۲۳ ہزار دینار کا قرضہ دیا گیا ہے۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں یہ رقم ۱۳ ہزار زیادہ ہے۔ (اسٹار)

نائب وزیر مہاجرین کا دورۂ سندھ

حیدرآباد سندھ ۱۸ مارچ:۔ پاکستان کے نائب وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی جو پہلی بار سندھ کا دورہ کر رہے ہیں۔ پرسوں ٹانڈہ جام اور ٹانڈو اللہ یار خان پہنچے۔ یہاں کے مہاجرین نے اُن سے ملاقات کی۔ اور اپنے مسائل کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے وہاں اُن زمینوں کا معائنہ کیا۔ جو مہاجرین کو الاٹ کی گئی ہیں۔

حیدرآباد میں نائب وزیر نے جمعیت المہاجرین والانصار کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ جس کی سرگردگی جمعیت کے صدر مسٹر مبارک علی شاہ کر رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ وفد نے مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں کچھ مشورے دیئے اور صوبائی مجلس وضع قوانین اور مقامی اداروں میں نمائندگی دیئے جانے کا مطالبہ کیا۔ توقع ہے ڈاکٹر قریشی میرپور اور نواب شاہ کے اضلاع کا دورہ کر کے واپس ۲۲ مارچ کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ (پی پی آئی)

شامی دریا میں سیلاب

دمشق ۱۸ مارچ:۔ پہاڑوں پر برف پگھل جانے کی وجہ سے دریائے بار دی میں طغیانی آگئی ہے۔ دریا کا چڑھتا ہوا پانی شہر کے باشندوں کے لئے خطرے کا باعث بنا ہوا ہے۔ نہریں اور آبپاشی کے نالے کھول دیئے گئے ہیں۔ تاکہ پانی اس طرف رجوع کرے اور شہر کی گلیاں سیلاب کی رو سے محفوظ رہیں۔ (اسٹار)

سنہ ۱۹۴۸ء میں امریکہ کی تجارت

نیویارک ۱۸ مارچ۔ امریکہ کے شعبہ تجارت نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں اندازہ لگایا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ کے باعث عالمگیر تجارت کی مالیت سنہ ۱۹۴۸ء میں ۵۱۰ کروڑ ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ اس کے مقابلے میں سنہ ۱۹۴۷ء میں عالمگیر تجارت چھ فیصدی کم یعنی ۴۸۰ کروڑ ڈالر تھی۔ لیکن شعبہ تجارت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ سنہ ۱۹۴۸ء میں قیمتیں زیادہ تھیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سنہ ۱۹۴۸ء میں تجارت سنہ ۱۹۴۷ء کے مقابلہ میں چار فیصدی گر گئی۔

عالمگیر تجارت میں [illegible] کمی [illegible] برآمد میں کمی ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ گذشتہ سال امریکہ سے مال کم برآمد کیا گیا۔ شعبہ تجارت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ دوران سنہ ۱۹۴۸ء میں دنیا کے تمام ممالک کی برآمد میں اضافہ ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں تجارت برآمد میں اتنے زیادہ اضافہ کی وجہ یہ تھی کہ جنگ کے بعد ملکوں کو سامان کی زیادہ ضرورت تھی۔ اعداد و شمار کے مطابق سنہ ۱۹۴۸ء میں کل برآمد ۱۲,۶۱۰,۲۴۰,۰۰۰ ڈالر کی ہوئی۔ اس کے مقابلے میں سنہ ۱۹۴۷ء میں برآمد ۱۵,۳۴۰,۲۰۰,۰۰۰ ڈالر کی ہوئی تھی۔ لیکن درآمد سنہ ۱۹۴۷ء کی ۵,۷۳۳,۴۰۰,۰۰۰ ڈالر کے مقابلے میں ۷,۰۷۰,۳۰۰,۰۰۰ ڈالر تک پہنچ گئی۔ شعبہ تجارت نے اس کو امید افزا اشارہ سے تعبیر کیا ہے کیونکہ دنیا میں تجارت کا توازن قائم نہیں ہے۔ برآمد میں کمی اور درآمد میں اضافے سے اس ملک کے ساتھ دوسرے تجارت کرنے والے ملکوں کا خسارہ کم ہو گیا ہے اور دنیا میں امریکہ کا زیادہ قبضہ بھی کم ہو رہا ہے۔ ان ماہرین کا خیال ہے کہ ابھی دنیا کے مختلف حصوں میں امریکہ سے درآمد کی کچھ مدت تک اور ضرورت رہے گی۔ (اسٹار)

انکوائری کا چوتھا دن

پیر کو خواجہ عبدالرحیم ٹربیونل کے روبرو اپنا تحریری بیان پیش کریں گے

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

آج مغربی پنجاب کے چیف سکرٹری سید فدا حسین کے بعد کمشنر راولپنڈی کے سپرنٹنڈنٹ چودھری عبدالرحمٰن اور سی۔ آئی۔ ڈی کے انسپکٹر میر شفیق حسین کی شہادتیں ہوئیں۔ دو اور گواہوں کی شہادت چھوڑ دینے کے بعد شیخ منظور قادر نے شہادت استغاثہ ختم ہونے کا اعلان کیا۔ سوموار کو خواجہ عبدالرحیم تحریری بیان پیش کریں گے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کے وکیل مسٹر سلیم بحث کریں گے۔

لاہور ۱۸ مارچ۔ آج لاہور ہائی کورٹ کے اندر سپیشل ٹربیونل کے روبرو دس بجے صبح خواجہ عبدالرحیم انسپکٹر کی انکوائری شروع ہوئی سب سے پہلے مغربی پنجاب کے چیف سکرٹری سید فدا حسین کی بقایا شہادت پیش ہوئی۔ آپ نے عدالت کو بتایا مجھے وزیر اعظم کی طرف سے عام ڈاک میں وزیر اعظم سرحد وزیر اعظم مغربی پنجاب کے ریمارکس ۲۶ جنوری کو ملے میں نے انکوائری کے دوران میں خواجہ عبدالرحیم کو بیان دینے کے لئے دو خط لکھکر بلایا لیکن وہ نہ آئے وہ ہر دفعہ یہی پوچھتے رہے کہ میں کن امور پر تحقیق کر رہا ہوں۔ عدالت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے چیف سکرٹری نے کہا پرسنل فائلیں عموماً پہلے وزیر اعظم کے پاس جاتی ہیں اور بعد میں گورنر کے پاس لیکن چونکہ وزیر اعظم نے دیر لگا دی تھی اور مرکز جلد ان کی فائل مانگ رہا تھا۔ لہذا میں نے وہ فائل پہلے گورنر کو بھیج دی۔

وکیل ملزم کے ایک سوال کے جواب میں سید فدا حسین نے بتایا کہ میں نے خواجہ رحیم کے خلاف دو انکوائریاں کیں ایک تعطل سے پہلے اور ایک بعد میں۔

سوال۔ جو انکوائری تعطل سے پہلے کی گئی کیا آپ نے اُس میں بھی خواجہ رحیم کو بلایا۔

جواب۔ نہیں

یہاں سید فدا حسین بعض ضروری دستاویز لینے کے لئے چلے گئے۔

چوہدری عبدالرحمٰن

کمشنر راولپنڈی کے سپرنٹنڈنٹ چوہدری عبدالرحمٰن نے بتایا کہ مرزا افضل حق کا نام نائب تحصیلداری کے لئے ڈپٹی کمشنر نے بھیجا تھا۔ دفتر نے جو نوٹ کمشنر صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اس میں بھی مرزا افضل حق کا نام تھا۔ مرزا افضل حق کے نام پر اختلافی نوٹ دفتر کا ہے۔ مرزا افضل حق کو درجہ سوم میں رکھا گیا تھا اور درجہ سوم آخری درجہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام فائنل کمشنر کو نہیں بھیجا گیا تھا۔ سرخ پنسل کے نشان خود خواجہ صاحب کے لگائے ہوئے ہیں۔ نائب تحصیلداروں کو یہ رول ۱۹ اپریل کو بھیجے گئے تھے ان میں مرزا افضل حق کا نام نہیں تھا — ۲۳ اپریل کو ڈپٹی سکرٹری ریونیو کی طرف سے مرزا افضل حق کی ایک اور درخواست آئی۔ جس پر دفتر نے نوٹ دیا کہ ان کا ریکارڈ خراب ہونے کی وجہ سے پہلی دفعہ نام نہیں گیا تھا۔ چنانچہ میں نے کاغذات کو فائل کرنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد ایک دن خواجہ صاحب کا حکم آیا کہ اس کے کاغذ بھیج دوں۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ حکم فون پر یا زبانی آیا تھا۔ وہ درخواست بھیج دی گئی۔ خواجہ صاحب نے سفارش کے بعد حکم دیا کہ ان کا رول بھی پہلے رول ہی کے سلسلے میں بھیج دیا جائے۔ پہلے رول میں ۵۷ امیدواروں کے نام بھیجے گئے تھے مرزا افضل حق کا نمبر ۵۸ واں تھا۔

سوال عدالت:۔ اگر کبھی کمشنر صاحب فون پر پرائیویٹ کالز دیں تو اسکی اجرت کس طرح ادا ہوتی ہے۔

جواب:۔ ہر پندرہ روز کے بعد جو بل آتا ہے وہ ناظر کے پاس بھیجدیا جاتا ہے۔ وہ کمشنر صاحب سے دریافت کر لیتا ہے اگر ان کی کوئی کال نہ ہو تو بل ادا کر دیا جاتا ہے۔

سوال عدالت:۔ اگر پرائیویٹ کالز ہوں۔

جواب:۔ تو وہ ان کی نقد اجرت ناظر کو دیتے ہیں پھر کہا میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا در اصل یہ معاملہ ناظر کا ہے کہ وہ تنخواہ میں سے کاٹتا ہے نقد لیتا ہے یا رقم بذریعہ چیک ادا ہوتی ہے۔

سوال عدالت:۔ کیا نومبر اور دسمبر کے کالز کے بل وصول ہوئے تھے۔

جواب:۔ ضرور ہوئے ہوں گے۔

ملزم کے وکیل نے کوئی جرح نہ کی۔

اس کے بعد سید فدا حسین سکرٹری نے دوبارہ کٹہرے میں آکر ان کے اور خواجہ صاحب کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی وہ پیش کی اور اگزبٹ مارک کرایا۔

میر شفیق حسین

ان کے بعد سی۔ آئی۔ ڈی کے انسپکٹر میر شفیق حسین کی شہادت ہوئی۔ جس میں انہوں نے ٹیلیفون کالز سے متعلقہ اجرتوں کے بعض کاغذات کی تصدیق کی کہ یہ وہی ہیں۔

اس کے بعد شیخ منظور قادر نے شہادت استغاثہ ختم ہونے کی اطلاع دی۔ مسٹر سلیم نے عرض کیا چونکہ ان کے مؤکل کا بیان تحریری ابھی تک تیار نہیں ہے۔ لہذا سماعت سوموار پر ملتوی کر دی جائے ٹربیونل نے وکیل ملزم کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے سماعت ملتوی کر دی۔ سوموار کو سب سے پہلے خواجہ عبدالرحیم اپنا تحریری بیان پیش کریں گے۔ اور پھر ان کی شہادت کے بعد ان کے وکیل مسٹر سلیم کی تقریر ہوگی۔

دنیائے اسلام کی تمام امیدیں پاکستان کے ساتھ وابستہ ہیں

پاکستانی اخبار نویس کے روبرو مفتی فلسطین کا اظہار خیال

لاہور ۱۸ مارچ۔ اخبار ڈان کے سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر عزیز بیگ نے جو حال ہی میں مشرق وسطی کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں آج ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ مشرق وسطی کے تمام اسلامی ممالک میں پاکستان کی طرف ایک عام میلان پایا جاتا ہے اور وہاں کے عوام پاکستان کی (اسلامی) مملکت کے متعلق نہایت ہی پر خلوص جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اُن کی دلی خواہش ہے کہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور سوشل اعتبار سے ایسے گہرے تعلقات اور روابط قائم ہو جائیں کہ جن پر کوئی بیرونی دباؤ اثر انداز نہ ہو سکے۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فلسطین کے مفتی اعظم نے مجھے بتایا مستقبل کے متعلق اسلام کی تمام امیدیں اب پاکستان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (اسٹار)

سابق فوجیوں کیلئے حکومت مغربی پنجاب کے تعلیمی وظائف

لاہور ۱۸ مارچ محکمہ تعلیم مغربی پنجاب نے سابق فوجیوں کو جن کی تعلیم میں دوسری جنگ عظیم کے دوران میں حرج واقعہ ہوا تھا ایک سکیم کے ماتحت پچاس وظیفے دینے منظور کئے ہیں۔ وظیفے چالیس روپیہ سے اسی روپیہ ماہوار تک ہوں گے۔ اور ہر ایک وظیفہ اس تعلیمی کورس کے لئے ہوگا جس کے لئے کہ اس کی منظوری ہوئی ہے۔ وظائف کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

نام ادارہ	تعداد وظائف	
میڈیکل کالج لاہور	۱	
مغلپورہ انجینئرنگ کالج	۳	
رسول انجینئرنگ کالج	۳	
ہیلی کالج آف کامرس	۲	۴

۵ یونیورسٹی جرنلزم کی جماعتوں کے لئے	۱
بی ٹی کی جماعتوں کے لئے	۵
ایف اے اور بی اے کی جماعتوں کیلئے	۳۵

شمالی اوقیانوس کا معاہدہ بیس سال کیلئے ہوگا

لنڈن ۱۸ مارچ۔ شمالی اوقیانوس کا جو معاہدہ ہونے والا ہے امید ہے کہ ۴ اپریل کو بڑی بڑی حکومتیں اس پر دستخط ثبت کریں گی۔ یہ معاہدہ بیس سال کیلئے ہوگا اور دس سال کے بعد اس پر نظر ثانی کی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کا مختلف ممالک کے باہمی تعلقات پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

فلیڈلفیا میں ٹیلی ویژن کی
ذریعہ تعلیم

نیویارک ۱۸ مارچ فلیڈلفیا کے اسکولوں میں ذریعۂ تعلیم کے طور پر ٹیلی ویژن کا استعمال شروع کرایا گیا ہے۔ یہ امریکہ میں اپنی قسم کا پہلا بڑا پروجیکٹ ہے

ان ٹیلی ویژنوں کے ذریعہ پچاس ہزار طلبا تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)

پاکستانی فضائیہ ڈرگ روڈ کا نیا کمانڈر

کراچی ۱۸ مارچ۔ گروپ کیپٹن جے۔ سی سین۔ ڈی ایف سی، آر۔ اے ایف گذشتہ شب کراچی کے فضائی مستقر پر پہنچ گئے۔ وہ ڈرگ روڈ اسٹیشن کے آفیسر کمانڈر کی حیثیت سے پاکستانی فضائیہ میں اپنا عہدہ سنبھال لینگے۔ گروپ کیپٹن سین پہلے لینڈ ہوم کے اسٹیشن کمانڈر تھے وہ گروپ کیپٹن الوانتی کی جگہ پر آئے ہیں جو گذشتہ ماہ ایئر سٹاف کالج میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔ (اسٹار)

پاکستانی فضائی فوج کے لئے ٹیمپسٹ طیارے

لنڈن ۱۸ مارچ۔ کل کینٹ کے فضائی مستقر سے چھ ٹیمپسٹ طیارے پاکستانی فضائی افواج کے لئے یہاں سے روانہ ہو گئے۔ ان میں سے دو طیاروں کی پائیلٹ دو خواتین ہیں۔ جو پہلے برطانیہ کی سول ایئر گارڈ کی رکن تھیں۔

باقی چار طیاروں کو آر۔ اے۔ ایف کے فائیٹر پائیلٹ چلا رہے ہیں جو لنڈن ایئر چارٹر فرم کی طرف سے کام کر رہے ہیں۔ اس فرم کے ایک ترجمان نے بتایا کہ یہ طیارے جو آر۔ اے۔ ایف کی زائد مشینیں ہیں۔ سات دن کے اندر اندر کراچی پہنچ جائیں گے۔ پرواز کے دوران میں یہ طیارے پانچ مرتبہ ہر ایک ہزار میل کے بعد رکیں گے ٹیمپسٹ ڈیڑھ ہزار میل تک مسلسل پرواز کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)